روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 8- جنوری 1999ء - 19 رمضان 1419 ہجری- 8 صلح 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 7

سید الاستغفار

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سید الاستغفار یہ ہے کہ انسان عرض کرے اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق اپنے عہد پر قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کے شر کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا معترف ہوں اور اپنے گناہوں کا اقراری ہوں اس لئے مجھے معاف کر دے تیرے سوا کوئی گناہ بخش نہیں سکتا۔

(بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ[1] قلب تک پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفراللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور وَرِقناً وَرِقناً پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو ایک عیسائی' ایک آریہ' ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑ گڑائے۔

اس نکتہ کو خوب یاد رکھو مومن وہی ہے جو عذاب آنے سے پہلے کلام الٰہی پر یقین کر کے عذاب کو وارد سمجھے اور اپنے بچاؤ کے لئے دعا کرے۔ دیکھو ایک آدمی جو توبہ کرتا ہے دعا میں لگا رہتا ہے تو وہ صرف اپنے پر نہیں بلکہ اپنے بال بچوں پر اپنے قریبیوں پر رحم کرتا ہے۔ کہ وہ سب ایک کے لئے بچائے جا سکتے ہیں۔ ایسا ہی جو غفلت کرتا ہے تو نہ صرف اپنے لئے بُرا کرتا ہے بلکہ اپنے تمام کنبے کا بدخواہ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 271-272)

[1] جذر - جڑ

حضور ایدہ اللہ کا خطبہ عیدالفطر

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ عیدالفطر فرمودہ لندن کی ریکارڈنگ 19- جنوری 1999ء بروز منگل پاکستان کے وقت کے مطابق رات 7 بجے ایم ٹی اے پر ٹیلی کاسٹ ہوگی۔ احباب کرام وقت نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کا بہترین ذریعہ استغفار ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

جب اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوں (-) اور لوگ کثرت سے صداقت کو قبول کرنے لگیں تو اس وقت مومنین مخلصین کی جماعت پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنا کہ وہ سچے وعدوں والا ہے۔ اس نے اپنے وعدوں کو سچا کر دکھایا اور اپنی بشارتوں کو پورا کیا اور وہ اس طرح پر کہ ہمارے ساتھ جو اس کا حسن سلوک ہے وہ اس ابدی صداقت کا ایک نشان بن گیا جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے پیدا کرنے والے رب یعنی خالق واحدو یگانہ میں کوئی کمزوری اور ضعف نہیں ہے وہ قادر مطلق ہے اور ہر قوت اور طاقت کا سرچشمہ ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ گو اس کثرت سے تو ہم سبحان اللہ نہیں پڑھ سکتے جس کثرت سے اللہ تعالیٰ کے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں لیکن اپنی بساط اور ہمت اور طاقت اور توفیق کے مطابق جس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمتوں نے ہماری فضاؤں کو معمور کر دیا ہے اسی طرح اس کے شکر اور حمد میں اس کی تسبیح و تحمید کے ساتھ اپنی فضا کو معمور رکھیں۔

دوسرے جب بشارتیں نازل ہوتی ہیں اور الٰہی جماعتوں کو ترقی ملتی ہے تو ساتھ ہی ان پر تربیت کی بہت بھاری ذمہ داری بھی عائد ہو جاتی ہے آئندہ نسل۔ ہماری کم عمر نسل' اس واسطے بھی کم عمر کہ بعد میں پیدا ہوئے پھر بڑھے اور پھر شعور کو پہنچے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کی تربیت کی توفیق دی تو انہوں نے احمدیت کی صداقت اور اہمیت کو سمجھا اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالا اور اپنے آپ کو اس بات کا اہل بنایا کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اس کے حضور اپنی خدمات کو پیش کر سکیں اس نسل کا نچلا حصہ کم عمر نسل کہلائے گا۔ اور ایک وہ نوجوان نسل ہے جو عمر کے لحظ سے تو بڑی ہے لیکن احمدیت کے لحاظ سے وہ بچے ہیں ان کی تربیت بھی ضروری ہے۔

پس جب کثرت سے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اور لوگ باہر سے آ کر الٰہی سلسلوں میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس وقت جماعت کے بڑے بوڑھوں پر ایسی ذمہ داریاں آ پڑتی ہیں کہ ایک عقلمند انسان جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت رکھتا ہے وہ گھبرا جاتا اور سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ وہ تو یہ ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نباہ نہیں سکتا اس واسطے وہ کثرت سے استغفار میں لگ جاتا ہے کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کی استمداد اور اس کی مدد کے حصول کا ایک زبردست ذریعہ اور ہتھیار ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھ میں دیا ہے۔ اس ذریعہ سے وہ اپنے رب کریم سے مدد چاہتا ہے تاکہ اسے ہر قسم کی نئی ذمہ داریوں کو نباہنے کی بھی توفیق عطا ہو۔ (-) پس کثرت سے تسبیح اور تحمید اور استغفار کریں۔

(الفضل 24- اپریل 1976ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ- حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 31

ریکارڈشدہ 14-اکتوبر 1998ء
نشر-18-اکتوبر 1998ء

حضور ایدہ اللہ نے ایمان افروز واقعات سے آغاز فرمایا۔

ایمان افروز واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے داماد مفتی فضل الرحمان صاحب کا بیٹا فوت ہوا تو حضرت مسیح موعود نے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا۔

اللہ نعم البدل عطا فرمائے۔

مفتی صاحب نے کہا میرے گھر پہلے دو لڑکیاں ہوئیں پھر دو لڑکے اور پھر ایک لڑکی نعم البدل تو تب ہو کہ اب لڑکیاں نہ ہوں لڑکا ہی ہو۔

حضرت مسیح موعود ہنس پڑے فرمایا ہمارے خدا میں یہ طاقت ہے کہ آئندہ لڑکیوں کا سلسلہ ہی منقطع کر دے۔

اس کے بعد سات بچے ہوئے ساتوں لڑکے تھے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے منہ کی باتیں پوری کر دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا ہوا ہے کہ کئی لوگ جب کوئی بات کہتے ہیں خدا کو اتنے پیارے ہوتے ہیں خدا ان کی بات ضرور پوری کر دیتا ہے یہ حضرت مسیح موعود کا ایک نمونہ ہے۔

اب ایک ایرانی کا واقعہ سنئے۔ فرمایا

اللہ کس طرح اس زمانے میں لوگوں کو دور دور سے الہام کر کے لایا کرتا تھا۔ صرف اللہ کے تعلق کے نتیجے میں بزرگ لوگوں کو الہام کے ذریعے خدا بھجوادیا کرتا تھا۔

ایک بزرگ تھے ان کو الہام ہوا۔

تیرا مقصد قادیان میں حاصل ہو گا۔

پتہ کرتے کرتے پہلے پشاور آئے ہیں پھر پوچھتے پچھاتے قادیان پہنچے ہیں وہاں پہنچ کر بازاروں میں پوچھتے پھرتے تھے۔ مرزا صاحب کجاست' مرزا صاحب کجاست یعنی مرزا صاحب کہاں ہیں۔

ادھر حضرت مسیح موعود....کو الہام ہوا۔

کہ آپ کی تلاش میں ایک شخص بازار میں پھر رہا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود گھر سے باہر نکلے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بڑا دردناک نظارہ پیدا ہوا۔ دونوں ایک دوسرے کو دوڑ کے چمٹ گئے حضرت مسیح موعود.... کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل گئے۔ لوگوں کی چیخیں نکل گئیں یہ نظارہ دیکھ کر کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے دو پیاروں کو ملایا۔ ایک کہاں سے چلا ایک کو الہام کر کے اٹھا دیا۔

ایران میں ایسے ایسے پاک لوگ موجود تھے ابھی بھی ہوں گے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ پاک لوگوں سے خالی ہو چکا ہو لیکن حالات ایسے ہیں کہ ان کی تلاش مشکل ہے۔

ایک شخص تھے مولوی محمد عبداللہ ساکن بھینی شرقپور فرمایا ہمارے (سابق) پروفیسر صاحب جامعہ احمدیہ محمد احمد ثاقب صاحب کے غالباً دادا تھے۔ انہوں نے سن رکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کو لوگ پہلے سے خبر دے دیتے ہیں۔ خفیہ ایجنٹ بنے ہوئے ہیں اور وہ لوگوں کے متعلق بتا دیتے ہیں کہ فلاں کے یہ حالات ہیں فلاں اس غرض سے آیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو اسطرح حضرت مسیح موعود دوسروں پر رعب ڈالتے ہیں۔

انہوں نے سوچا میں کسی کو کچھ نہیں بتاتا کہ کس مقصد کی خاطر آیا ہوں اور چپ کر کے حضرت مسیح موعود کے پاؤں دبانے شروع کر دیئے۔ حضرت مسیح موعود نے صرف ایک فقرہ کہا۔

دیکھو اللہ والوں کے امتحان نہیں لیتے۔

ایک چھوٹا سا فقرہ تھا مگر جب سنا تو دل پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ اسی وقت ان کے دل میں احمدیت گڑ گئی۔

انہوں نے پھر بہت دعوت الی اللہ کی ہے ان کے ذریعے بہت لوگ احمدی ہوئے۔ حضور نے فرمایا۔

یہ باتیں بہت پیاری اور دردناک ہیں۔

لطائف

○ سپاہی نے جیلر کو بتایا کہ فلاں قیدی بھاگ گیا ہے۔ جیلر نے کہا اس کا کوئی نشان ہے اس کا کوئی فنگر پرنٹ ہے سپاہی نے کہا اس کی پانچوں انگلیوں کے نشان ہیں جیلر نے کہا کہاں ہیں؟ سپاہی نے کہا یہ دیکھیں میرے منہ پر اس کے تھپڑ کا نشان ہے۔ پانچوں انگلیوں کے فنگر پرنٹ موجود ہیں۔

○ استاد لڑکوں کو بتا رہا تھا کہ صحراء بہت کھلی چیز ہوتی ہے اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ایک بچے نے کہا ہو نہ ہو یہ میرے ابا کا سر ہی ہو گا۔

○ ایک آدمی نے اپنے بچوں کو اکٹھا کیا اور ان کی ماں کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا جو سب سے زیادہ اس کا کہنا مانے گا اس کو انعام ملے گا۔

بچوں نے کہا کہ ابا پھر تو آپ ہی انعام کے مستحق ہیں کیونکہ سب سے زیادہ آپ ان کا کہنا مانتے ہیں۔

○ ایک شخص نے دوسرے کو کہا مجھ سے زیادہ بھی کوئی بدقسمت ہو گا کیونکہ میری بیوی کھانا بہت اچھا پکانا جانتی ہے اتنا کہ سارے شہر میں اس جیسا کوئی نہیں پکا سکتا۔ مگر افسوس وہ پکاتی نہیں ہے۔

دوسرے نے کہا تم سے زیادہ بدقسمت میں ہوں۔ میری بیوی کو کھانا پکانا نہیں آتا مگر پھر بھی پکاتی ہے۔

غزل

تم اصل ہو یا خواب ہو! تم کون ہو
تم مہر ہو مہتاب ہو تم کون ہو

جو آنکھ بھی دیکھے تمہیں سرسبز ہو
تم اس قدر شاداب ہو تم کون ہو

تم لب بہ لب تم دل بہ دل تم جاں بہ جاں
اک نشّہ ہو اک خواب ہو تم کون ہو

جو دستِ رحمت نے مرے دل پر لکھا
تم عشق کا وہ باب ہو تم کون ہو

میں ہر گھڑی اک پیاس کا صحرا نیا
تم تازہ تر اک آب ہو تم کون ہو

میں کون ہوں وہ جس سے ملنے کے لئے
تم ہر نفس بے تاب ہو تم کون ہو

میں تو ابھی برسا نہیں دو بوند بھی
تم روح تک سیراب ہو تم کون ہو

یہ موسم کمیابیٔ گل کل بھی تھا
تم آج بھی نایاب ہو تم کون ہو

چھوتے ہو دل کچھ اس طرح جیسے سدا
اک ساز پر مضراب ہو تم کون ہو

دل کی خبر دنیا کو ہے تم کو نہیں
کیسے مرے احباب ہو تم کون ہو

اے چاہنے والے مجھے اس عہد میں
میرا بہت آداب ہو تم کون ہو

عبیداللہ علیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عالمی درس قرآن 1998ء ☆ نمبر 8

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام صرف نور کے پیمانے سے ناپا جا سکتا ہے

گھروں میں بیٹھ رہنے والے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے

درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 29- دسمبر 1998ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک میں عالمی درس قرآن ارشاد فرماتے ہوئے آج یہاں بیت الفضل میں سورہ نساء کی آیات 95 تا 101 کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ درس ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ ساتھ ساتھ سات دیگر زبانوں عربی' بنگالی' انگلش' بوسنین' فرنچ' جرمن اور ترکی میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کل سورہ نساء کی آیت نمبر 95 کا درس جاری تھا۔ اس ضمن میں چند احادیث کا ذکر حضور نے فرمایا بخاری کتاب التفسیر سے ایک روایت ہے کہ ایک شخص بکریاں چرا رہا تھا۔ اس نے السلام علیکم کہا اس کے باوجود اسے قتل کر دیا گیا۔ حضور نے فرمایا اسی قسم کا ملتا جلتا ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک شخص نے ذکر کیا کہ اس نے لا الہ الا اللہ پڑھنے کے باوجود ایک شخص کو قتل کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ سچے دل سے کلمہ نہیں پڑھ رہا تھا۔ جب یہ قاتل فوت ہوا اور اسے دفنایا گیا تو زمین نے اسے باہر پھینک دیا۔ اس کے وارثوں نے خیال کیا کہ شاید اس کے کسی دشمن نے ایسا کیا ہے۔ انہوں نے اسے دوبارہ دفنایا تو زمین نے اسے دوبارہ باہر پھینک دیا۔ وارثوں نے پھر یہی خیال کہ شاید کسی دشمن کی حرکت ہے انہوں نے اس کو پھر دفنایا اور نگرانوں کی ڈیوٹیاں لگا دیں کہ نظر رکھیں کہ کون یہ حرکت کرتا ہے۔ اس کے باوجود جب صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ زمین نے اسے پھینک دیا۔ اس پر وارثوں نے اسے پھر دفنایا اور کہا کہ اب ہم خود بھی نگرانی کریں گے اور ساری رات جاگ کر دیکھیں گے کہ ایسا کس نے کیا ہے۔ رات بھر وہ نگرانی کرتے رہے۔ صبح دیکھا تو قبر پھٹی ہوئی تھی اور وہ نعش پھر باہر پڑی تھی۔ یہ روایت درست ہے یا غلط یہ امر تو چھان بین کا محتاج ہے مگر یہ خبر جب حضرت نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے تبصرہ فرمایا کہ اس سے بہت گندے گندے لوگوں کو زمین اپنے اندر رکھ لیتی ہے۔ اگر تم کہتے ہو کہ ایسا ہوا ہے تو اس کی صرف یہ توجیہ کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں لا الہ الا اللہ کی عظمت کا سبق دینے کے لئے ایسا کیا ہو۔

حالات کا علم

آیت زیر بحث میں ایک لفظ فتبینوا کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا یہ بھی معنی ہے کہ جہاں بھی جایا کرو وہاں کے حالات معلوم کیا کرو۔ جب حضرت مصلح موعود مربیان کو بھجوایا کرتے تھے تو نصیحت فرماتے تھے کہ جہاں بھی جایا کرو وہاں کے حالات معلوم کیا کرو ورنہ ممکن ہے کہ تم کوئی ایسی بات کر لو جس سے کوئی ناگوار صورت حال پیدا ہو جائے۔ ضروری نہیں کہ قتل تک نوبت پہنچ جائے۔ مقصد یہ ہے کہ وہاں کے حالات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے قرطبی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ معاہدہ نہ ہو تو قتل کرنا جائز ہے۔ حضور نے فرمایا اس بات کا ایک پس منظر ہے جس کا سمجھنا ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے سارے عرب کو معاہدات میں باندھ دیا تھا۔ یہ سب ایسے لوگ تھے جن سے مسلمانوں کو خطرہ ہو سکتا تھا۔ جو معاہدہ میں بندھنے سے انکار کرے اس کا مطلب ہے کہ وہ کہہ رہا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حفاظت میں کوئی معاہدہ نہیں کرے گا۔ تو یہ بات واضح ہے کہ اگر ایک شخص تمہارے قتل کی نیت رکھتا ہو اگرچہ قتل کا اعلان نہ کرے۔ تو دنیا میں جو اصول جاری ہے وہ یہ ہے کہ جس کسی کے ارادے میں یہ بات پائی جائے کہ تم کو جہاں پاؤں گا قتل کر دوں گا تو پھر ہر شخص کا یہ اخلاقی حق ہے کہ اس کو حملہ کرنے کا کوئی موقع دیئے بغیر قتل کر دیا جائے۔ معاہدہ نہ ہو تو قتل جائز ہے۔ حضور نے فرمایا معاہدہ نہ ہونے کے باوجود اگر ایسا شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے تو اس کا قتل جائز نہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی فرمانروائی پر اتنا یقین تھا کہ یہ خیال ہی نہیں تھا کہ ایسا شخص بچ کر کہیں جا سکتا ہے۔ اللہ کی پہنچ سے باہر کوئی چیز نہیں جا سکتی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سارے معاملات ثابت کرتے ہیں کہ اسلام عالمی امن کی تعلیم دیتا ہے اور ظلم و زیادتی برداشت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت زیر بحث میں عنداللہ مغانم کثیرۃ کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تعلیم واضح ہے کہ اگر تم دنیا کا مال غنیمت چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت مغانم ہیں۔ اللہ کے پاس دائمی جزا ہے ہمیشہ رہنے والے فضل ہیں۔ امام رازی نے بھی اسی مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

وہیری کے بیان کی تردید

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت پر وہیری کا تبصرہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تو اس کا نام لیتے ہوئے بھی کراہت آتی ہے یہ بہت گندہ دشمن ہے۔ مگر مجبوری ہے کہ جہاں بھی اس نے حملہ کیا ہے اس کا جواب دینا ہمارا فرض ہے۔

وہیری کہتا ہے کہ قرآن کہتا ہے کہ اللہ تمہیں خوب قتل وغارت کے مواقع دے گا اور مال غنیمت دے گا۔ مگر مغانم کے جو بہت سے دوسرے معانی ہیں ان کو اس نے نظرانداز کر دیا ہے قرآن واضح طور پر کہتا ہے کہ مغانم کی خاطر کبھی ظلم نہیں کرنا۔

آیت نمبر 96

اس آیت کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مومنوں میں سے بغیر کسی بیماری کے گھر بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں جانوں اور اموال سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو نمایاں بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے اور ان کے لئے بڑے اجر کا وعدہ کر کے ان کی فضیلت بیان کی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت بدر کی جنگ میں شرکت کے لئے نکلنے والوں کے بارے میں ہے حضور نے فرمایا شان نزول کے متعلق اکثر روایتیں ضعیف ہیں۔ چند حدیثیں ہیں جن میں نزول کی بحث اٹھائی گئی ہے ورنہ عمومی طور پر بڑی کتب حدیث میں یہ بحثیں نہیں اٹھائی گئیں۔ قرآن کسی ایک واقعہ پر نازل نہیں ہوا۔ وہ دائمی تعلیم ہے مگر اس آیت کا اس واقعہ پر اطلاق کرنا بھی جائز ہے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں کوشش کرنے والے اور نہ کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ خواہ وہ مجبوری سے پیچھے رہ گئے ہوں۔ ان کو سو فیصدی برابر کر دینا درست نہیں۔

بیمار اندھے اور لنگڑے جہاد میں شامل نہ ہو سکتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہ خدمت کرنے والوں کے اجر میں برابر نہیں ہو سکتے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ باکسنگ کے ایک مقابلے میں کوئی اندھا یا لنگڑا یہ کہے کہ میرا تو قصور نہیں تھا میں تو اندھا یا لنگڑا تھا۔ لہٰذا مجھے بھی گولڈ میڈل دیا جائے جو جیتنے والے کو ملا ہے تو کوئی شخص اس کی بات کو قبول نہیں کرے گا۔ ان کا اجر برابر نہیں ہو سکتا۔ مگر نیت کا اجر ملے گا۔ ان کو اجر دینا اللہ کا احسان ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں پر بعض مفسرین نے درجوں کی بحث اٹھائی ہے۔ دس درجے' سو درجے یا دس ہزار یا لاکھ درجے۔ اس کی وضاحت حضرت ابوسعید خدری کی اس روایت سے ہوتی ہے۔ جو کوئی اللہ کو رب مانے' دین اسلام کو مانے' حضرت محمد ﷺ کو نبی مانے تو اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ بات حضرت ابوسعید کو بہت پسند آئی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کلمات کو دوہرائیے۔ آنحضورؐ نے یہ کلمات دوہرائے۔ اور پھر فرمایا ایک اور بات بھی ہے جس سے جنت میں سو درجے بلند ہو جاتے ہیں جو مجاہد ہیں ان کو سو گنا زیادہ درجات ملیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں پر سو درجات کی بحث کھولی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا درجات کو سو گنا بڑھا دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا اصل جہاد مومن کے ساتھ ہر وقت وابستہ ہے۔ نیکی کرنا اور اس کو پھیلانا یہ کام ہر وقت جاری ہے۔ اس دوسری قسم کے درجات کے بہت سے فضائل ہیں۔ جو ایسے جہاد میں شامل ہو جس میں تلواریں چل رہی ہوں۔ دونوں اطراف سے گردنیں کٹ رہی ہوں۔ جب آنحضرت ﷺ ایک ایسے جہاد سے واپس لوٹے تو فرمایا یہ چھوٹا جہاد تھا۔ ہم اب جہاد اکبر' بہت بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ اس کا مطلب غیر اللہ سے دل کو ہٹانا اور عبادت الٰہی میں استغراق پیدا کرنا ہے۔ جب یہ مقام اعلیٰ ہے تو اس کا مقام پہلے جہاد یعنی قتال سے کئی درجے آگے ہے۔

حضرت ابوسعید خدری کی ایک روایت حضرت صاحب نے بیان فرمائی کہ جنت میں سو درجات ہیں جو اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر درجے میں زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا درجہ ہے کیا چیز؟ فرمایا درجہ تمہاری ماں کی دہلیز کی سیڑھی کا نام نہیں ہے۔ آنحضور ﷺ نے ایسی عمدگی سے سمجھا دیا کہ تم پرانے زمانے کے لوگ ہو۔ آنحضرت ﷺ تو ہر زمانے کے انسان تھے۔ آپ نے فرمایا دو درجات کا فرق 100 سال کی مسافت کا فرق ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کون سی مسافت روشنی کی مسافت یا چلنے والے کی مسافت۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلند مقام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس بارے میں میرا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا درجہ صرف نور کے پیمانے

سے ناپا جا سکتا ہے۔ آپؐ کو وہاں رکھا گیا جہاں کائنات کا آخری سرا ہے۔ جہاں سے آگے مخلوق کا کوئی پہلو باقی نہیں رہ گیا تھا۔ یہ وہ درجہ ہے جو آنحضرت ﷺ کو عطا کیا گیا۔ اس کے درمیان جو بھی مراحل ہوں گے وہ باقی لوگوں کے ہوں گے۔

آیت 98

اس کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو لوگ ایسے وقت میں پکڑے جائیں کہ وہ ظلم کرنے والے ہوں۔ وہ اول نمبر پر مشرک ہیں۔ وہ کہیں گے ہم کو تو زمین میں کمزور بنا دیا گیا تھا۔ اس لئے ہم مجبور تھے نکل نہ سکتے تھے۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور یہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے کہ موجودہ حالت تمہاری یہ ہے کہ تم نے ان کے اعمال اختیار کر لئے تھے ان اعمال کو اختیار کرنا تو مجبوری نہیں تھی۔ مرتے وقت یہ حالت ہو تو توبہ قبول نہیں ہوتی۔ تم بدی کی حالت سے نکل کر نیکی کی حالت کی طرف منتقل ہو سکتے تھے۔ اس کے باوجود تم نے اللہ کی زمین کو وسیع نہیں دیکھا۔ یہ تمہاری کوتاہی ہے۔ حضور نے فرمایا حقیقت یہی ہے کہ ملک میں ہر جگہ ایک سے حالات نہیں ہوتے۔ ایسے کئی واقعات ہمارے علم میں ہیں کہ بعض احمدیوں سے مجبوری اور دباؤ کے نتیجے میں ناپسندیدہ کلمات نکل گئے اور پھر جب وہ ایسی جگہ منتقل ہو گئے جہاں پہلے والا دباؤ نہ تھا تو وہ اپنی پہلی حالت پر واپس آ گئے اور ساری عمر توبہ و استغفار سے کام لیتے رہے۔

ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مشرک سے مل گیا اور اس کا رنگ اختیار کر لیا تو وہ بھی مشرک کی طرح کا ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ایک تحریر یوں ہے کہ دین سے غافل لوگوں کی جگہ سے نکلنا بھی ہجرت ہے۔ اس جگہ سے نکلنا لازمی ہے ورنہ خدا کے نزدیک کوئی عذر قابل قبول نہ ہو گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ آیت پُر معاصی زمین سے ہجرت پر دلالت کرتی ہے۔ ایسی صحبت کو چھوڑ دینا ایسے حالات کو چھوڑ دینا۔ سب باتیں اس میں شامل ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے منسوب ہے کہ یہ آیت میری والدہ کے بارے میں ہے جو کمزور اور بیمار تھیں حضور انور نے فرمایا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ "بھی" کا لفظ لگا دیا جائے تو بات واضح ہو سکتی ہے۔

آیت 100

اس آیت کے مطالب و معانی بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ جس طرح شفیق ماں باپ بچوں کی معمولی معمولی باتوں پر صرفِ نظر کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا سلوک بیان فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مصلح موعود کو ہم نے عفو کرنے والا پایا۔ کہ چھوٹی موٹی باتوں پر پکڑ نہ کرتے تھے۔ دیکھ کر ایسے گزر جاتے تھے کہ جیسے دیکھا ہی نہیں۔ اللہ کے عفو سے مراد ہے کہ جیسے دیکھا ہی نہیں پھر وہ اللہ کو غفور بھی پائیں گے۔ یعنی حقیقی غلطیوں پر معاف کرنے والا بھی پائیں گے۔

آیت 101

اس آیت کے ایک لفظ مراغماکثیرا' کے مطلب میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت امام راغب کا ذکر فرمایا کہ وہ سیاق و سباق کی بجائے لغت عرب کے اصل معنوں کو لیتے ہیں کہ ترجمہ کرتے ہوئے وہ اصل معنی قائم رکھا گیا ہے کہ نہیں۔ باقی باتیں اضافی ہیں۔ اس میں اصل معنی کی شان ضرور پائی جانی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت کی شان نزول کے بارے میں لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ یہ آیت ہجرت حبشہ کے بارے میں ہے ایک صحابی وہاں گئے تو راستے میں سانپ کے کاٹنے سے فوت ہو گئے۔ یہ آیت ان کے بارے میں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہجرت حبشہ سے بہت بعد کی بات ہے ہجرت حبشہ تو بہت پہلے ہو گئی تھی۔ یہ آیت تو مدنی ہے۔ اس روایت پر تفسیر ابن کثیر میں ذکر ہے کہ یہ حدیث بہت ہی غریب ہے۔ یہ قصہ مکی ہے جبکہ آیت مدنی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان فرمایا حضرت مسیح موعود نے فرمایا مسیح علیہ السلام کا قول ہے کہ نبی بے عزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں کہ نہ صرف نبی بلکہ ہر راستباز دوسری جگہ وہ ذلت نہیں اٹھاتا جو اسے اپنے وطن میں اٹھانی پڑتی ہے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے مسیح علیہ السلام کی بات کا ایسا مطلب لے لیا ہے کہ تمام راستباز اس میں شامل ہو گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا اس کی مزید تفصیل کل بیان ہو گی۔ انشاء اللہ

★......★......★......★

مکرم منیرالدین احمد صاحب

تحریک جدید

1934ء میں قیام پاکستان سے پہلے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک منظم تحریک جاری کی گئی۔ مخالفین نے اعلان کیا کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی اور جماعت احمدیہ کا وجود صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی احمدی زیارت کے لئے بھی نہ ملے گا۔

اس مخالفت کے پیش نظر جماعت کی حفاظت اور ترقی کے لئے خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے ایماء پر جماعت کے سامنے ایک پروگرام رکھا۔ جسے تحریک جدید کا نام دیا گیا۔ احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے......اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ (-) جو قربانیاں بھی کرنی پڑیں (وہ کریں) اس کے لئے میں آپ لوگوں سے ایسی بھی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا۔ جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا اور ممکن ہے۔ پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں۔ اس لئے ہر گوشے کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں۔ ممکن ہے میری دعوت پہلے اختیاری ہو جو چاہے شامل ہو۔ امید ہے۔ کہ جس قدر میرا مطالبہ ہو گا اس سے کم طاقت خرچ نہ ہو گی اور جماعت کا ہر شخص قربانی کے لئے تیار رہے گا۔

(خطبہ جمعہ 16- نومبر 34ء مطالبات ص 9)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیراحمد صاحب تحریک جدید کے تعارف کے ضمن میں رقم فرما ہیں۔

"1934ء کا سال تھا (-) دیکھنے والوں کو یوں نظر آتا تھا گویا احمدیت ایک بہت چھوٹی۔ کمزور سی کشتی ہے جو چاروں طرف سے ہیبت ناک طوفان میں گھری ہوئی ہے اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت کا ہاتھ جماعت کے سر پر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کے دل میں ایک نیا نظام بھی القاء کیا جو جماعت کی حفاظت اور استحکام اور توسیع کے لئے بابرکت ثابت ہوا۔ یہ نظام "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔"

(انیس سالہ کتاب ص 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس تحریک کے ماتحت انیس مطالبات جماعت کے سامنے رکھے۔ بعد ازاں وقت کی ضرورت کے پیش نظر مزید آٹھ مطالبات پیش فرمائے۔ اس طرح مطالبات کی تعداد ستائیس ہو گئی۔ جن کو خلاصۃً حضور نے اس طرح بیان فرمایا

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعہ کا نام تحریک جدید ہے۔

(مطالبات ص 2)

مطالبات تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ وقف زندگی کا تھا۔ کہ نوجوان اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ ایسے نوجوان تعلیم و تربیت کے بعد دعوت الی اللہ کے لئے بیرون ملک بھجوائے جائیں گے۔ ان کے اخراجات پورے کرنے کے لئے حضور نے جماعت کے سامنے مالی تحریک پیش کی اور مبلغ ساڑھے ستائیس ہزار روپے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ حضور نے اس ضمن میں فرمایا۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے (-) تا کہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں۔ جو اپنے آپ کو خدا کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کریں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں"

سو متعدد نوجوانوں نے اس مطالبہ پر اپنی زندگیاں وقف کیں اور یہ سلسلہ جماعت میں جاری ہے۔ یہ واقفین دنیا کے مختلف علاقوں میں دعوت الی اللہ کا کام کر رہے ہیں۔ حضور کے مالی مطالبہ ساڑھے ستائیس ہزار پر جماعت نے اس سے کہیں زیادہ رقم حضور کی خدمت میں پیش کر دی اور یہ مالی قربانی کا سلسلہ اب بھی جاری ہے اور لاکھوں تک پہنچ چکا ہے۔

اس وقت عیسائیت کا زور تھا اور دنیا کے مختلف علاقوں خصوصاً افریقہ میں لوگ دھڑا دھڑ عیسائیت میں داخل ہو رہے تھے۔ اور عیسائی پادری یہ دعوے کر رہے تھے کہ عنقریب ساری دنیا میں عیسائیت کا بول بالا ہو گا۔ چنانچہ امریکہ کے ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے اعلان کیا۔ کہ

"آسمانی بادشاہت پورے کرۂ ارض پر محیط ہوتی جا رہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اخلاقی اور فوجی طاقت۔ علم و فضل۔ صنعت و حرفت اور تمام تر تجارت ان اقوام کے ہاتھ میں ہے۔ جو آسمانی ابوت اور انسانی اخوت کی مسیحی تعلیم پر ایمان رکھتے ہیں اور یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرتی ہیں۔

(بیروز لیکچرز ص 19)

مگر جب تحریک جدید کے داعیان میدان میں نکلے تو انہوں نے عیسائیت کی ترقی کو روک دیا اور ایک بند باندھ دیا۔ عیسائی خود معترف ہیں۔ کہ عیسائیت اب ہر جگہ ناکام ہو رہی ہے۔ چنانچہ اخبار ٹانگانیکا سٹینڈرڈ مورخہ 23- دسمبر 61ء میں آرچ بشپ آف ایسٹ افریقہ لکھتے ہیں:-

"دنیا کی آبادی تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ چرچ کو نئے ممبر بھی مل رہے ہیں تاہم دنیا کی آبادی میں ان کا تناسب برابر گر رہا ہے۔ چرچ کے لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ کہ عیسائیت بڑی تیزی کے ساتھ تنزل کی طرف جا رہی ہے۔"

ایک عیسائی مصنف ایس جی ولیم سن پروفیسر غانا یونیورسٹی کالج اپنی کتاب "کرائسٹ آر محمدؐ" میں لکھتے ہیں۔ غانا کے شمالی حصہ میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمدؐ کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے...... جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ (غانا) جلد ہی عیسائی بن جائے

گلاب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال میں موجود وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھچی چلی جا رہی ہے اور یقیناً یہ صورت حال عیسائیت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے۔ کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا۔"

حیگ کے ایک کثیرالاشاعت اخبار نے 20۔ ستمبر 1958ء کی اشاعت میں لکھا۔ کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ گزشتہ گیارہ بارہ سال کے عرصہ میں یورپ نے بہت بڑی تعداد میں "دین حق" کو عملاً قبول نہیں کیا مگر یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ کی کوششوں سے ایک بھاری تعداد (دین حق) سے ہمدردی رکھنے والوں کی پیدا ہو گئی ہے جو کہ بہت ہی خوشگوار اور امید افزاء ہے۔"

اسی طرح ہالینڈ کے مختلف شہروں کی پانچ اخباروں نے زیر عنوان "ہلال یورپ کے افق پر" سوالیہ نشان دے کر لکھا کہ:۔

"یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے کچھ بیزار ہو رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ کسی بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف (دین حق) یورپ میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے ہیں۔ اس بہاؤ کو روکنے کے لئے اور اس (دعوت) کے اثرات کو تھامنے کے لئے جس کا سب سے طاقتور انجن جماعت احمدیہ کے مبلغین ان کی راہ میں ایک مضبوط ستون بنانا ہے"

اللہ اکبر! آج سے سو سال پہلے حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کہی ہوئی بات پوری ہو رہی ہے کہ "وہ وقت دور نہیں کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"

احباب کرام! یہ سب کچھ تحریک جدید کے ذریعہ ہوا ہے۔ آپ کے چندوں اور واقفین کی کوششوں سے ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے۔

کہاں دشمن کی یہ بڑ کہ ہندوستان سے جماعت کو جڑ سے اکھاڑ دیں گے۔ اور کہاں یہ وقت کہ جماعت ڈیڑھ صد سے زیادہ ممالک میں پہنچ چکی ہے اور ہم بڑے فخر سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ دنیائے احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی سکیم کے مطابق ہوا ہے۔ سچ ہے

جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

حضرت مصلح موعود کے جاں نثار عاشق

مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ

مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ بہت باغ و بہار طبیعت رکھتے تھے ان میں دینی غیرت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ ان کی عقیدت تو والہانہ عشق تک پہنچ گئی تھی۔

میں نے 1954ء میں سرگودھا میں سکونت اختیار کی۔ تو میں نے شیخ فضل الرحمان صاحب اور شیخ محمد اقبال صاحب دونوں بھائیوں کو جماعت احمدیہ سرگودھا کی دینی جدوجہد میں سرگرم عمل پایا۔ یہ دونوں بھائی یک جان دو قالب کی بہترین تصویر تھے۔ اور بظاہر یہ دو وجود ایک ہی اکائی تھے۔

اس سے پہلے جب سرگودھا کے کمپنی باغ میں جلسہ عام میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے تاریخی خطاب فرمایا تھا تو اس دوران اس مقدس مقرر اور سامعین کی حفاظت کے لئے جو حکمت عملی اختیار کی گئی وہ انوکھی بھی تھی اور قابل صد رشک بھی کہ پراچہ صاحبان نے اپنے اموال قربان کئے۔ حتیٰ کہ اپنی قیمتی بسوں کا جلسہ گاہ کے اردگرد ایک حصار بنا دیا۔ اور اس بات کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی کہ لاکھوں کی جائیداد کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اور اس سے پہلے ربوہ کی آبادی کے دوران بھی ان سرفروشوں کے کارناموں کی کچھ تفصیل تاریخ احمدیت میں محفوظ ہو چکی ہے۔ یہ اس جوڑی کی خوش بختی تھی کہ صنعتی اور تجارتی امور کے سلسلے میں ان سے اور ہم سب کے مرشد و مطاع کی نگہ مردم شناس انہی پر پڑتی تھی۔ اور یہ بھی اسے نعمت عظمیٰ یقین کرتے ہوئے تعمیل میں کمربستہ ہو جاتے تھے۔ بنیادی طور پر تجارت پیشہ تھے۔ پاکستان بننے کے بعد شعبہ ٹرانسپورٹ کو خوب سنبھالا اور اسے ترقی دی۔

ان کی بسیں ضلع سرگودھا کے دور دراز کچے راستوں پر چلتی تھیں اور اس زمانے میں جب رسل و رسائل کے ذرائع مفقود تھے۔ جماعتی رابطوں کے لئے یہی ایک وسیلہ تھے جہاں جماعتی پیغام پہنچانا ہوتا۔ پراچہ صاحب کا عملہ ایسی ذمہ داری سے یہ فرض سرانجام دیتا کہ حیرت ہوتی تھی اور اس ضمن میں ذرا سی غفلت یا کوتاہی پراچہ صاحب کے لئے ناقابل برداشت ہوتی تھی۔ اور ان کی خدمات صرف پیغام رسانی ہی پر موقوف نہیں تھیں۔ ان کی بسیں جماعتی ڈیوٹی کے لئے ہر جگہ جانے کے لئے تیار ہوتی تھیں۔

ان کی کار تو وقف تھی ہی جب وہ اس قابل نہ ہوتی۔ تو میں نے بعض دفعہ صرف 3/4 دوستوں کو لیجاتے ہوئے خالی بس کو دیکھا۔

اور جتنا بھی خرچ ہو جائے اس کی انہیں نہ صرف یہ کہ پرواہ نہیں تھی وہ ایسی خدمات سر انجام دے کر بے حد مسرت اور روحانی حظ اٹھاتے تھے۔ ایک سال دریائے جہلم میں سیلاب آیا۔ ابھی پانی پایاب ہی تھا کہ حضرت مصلح موعود کوہ مری سے واپسی پر خوشاب سے سرگودھا پہنچ گئے۔ چند گھنٹے بعد دریائے جہلم میں سیلاب کا ایسا خوفناک ریلا آیا جس سے سڑک کا راستہ مسدود ہو گیا۔ اور حضرت صاحب کے قافلے کا ایک حصہ خوشاب سے آگے نہ آسکا۔ جس میں حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب تھے۔ حضرت صاحب ربوہ پہنچے تو سیلاب کی ہولناکیوں کی خبر آپ کو پہنچی ادھر پیچھے رہنے والے قافلے کی کوئی اطلاع نہیں آ رہی تھی۔ آدھی رات کے وقت انتظار کے بعد حضرت صاحب خود عازم سرگودھا ہوئے اور سیدھے پراچہ صاحب کے مکان واقع بلاک نمبر 10 پر پہنچے کسی خادم نے پراچہ صاحب کو اطلاع دی یہ آدھی رات کے بعد کا ساں تھا سارا شہر محو خواب تھا۔

اس واقعہ کی تفصیل کئی بار پراچہ صاحب کی زبانی سنی۔ کہتے تھے میں ننگے پاؤں نیم بیداری کی حالت میں سڑک پر آیا۔ اور اپنے محبوب آقا کو آدھی رات کے بعد سڑک پر کھڑے دیکھ کر بے حد پریشان ہو گیا۔ مگر اپنے آپ کو سنبھالا دے کر حضرت صاحب سے صورت حال معلوم کر کے بصد ادب عرض کیا کہ میرے آقا۔

اگرچہ سیلاب کا پانی بہت چڑھ چکا ہے۔ تاہم ایک بالکل نئی زیرو میٹر بس جو سب سے زیادہ قابل اعتبار ہے۔ اور ایک ماہر اور وفادار ڈرائیور کو ابھی خوشاب بھجواتا ہوں۔ وہ اللہ چاہے تو قافلے کو بحفاظت ربوہ پہنچا دے گا۔

سمند عزم پہ جو ہو گیا سوار تو پھر
اسے رکاب سے مطلب لگام سے کیا کام
کبھی بھی عشق میں سودے ہوا نہیں کرتے
جو جاں ہی دینے پہ آئے تو دام سے کیا کام

اس طرح نئی بس کے غرق ہو جانے کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی۔ اور ایک بس کیا اس وقت اپنی ملکیتی ہر شے حقیر نظر آ رہی تھی۔ ایک ہی تمنا تھی جو تڑپ کی صورت اختیار کر گئی تھی کہ میرے پیارے دلدار کو خیریت کی خبر ملے۔ اور آپ کی پریشانی دور ہو۔ اور آپ کا قلب مطہر تسکین پائے۔

اللہ کا لاکھ لاکھ احسان کہ جلد بعد ہی اس قافلے کے ریل گاڑی کے ذریعے ربوہ پہنچنے کی خبر آگئی۔

پراچہ صاحب جس قوم سے تعلق رکھتے تھے یہ کاروباری پس منظر رکھتی ہے۔ یہ لوگ مال جمع کرنے اور اسے سنبھال کر رکھ کر گنتی کرتے رہنے اور بذل مال میں حد درجہ محتاط اور جزرس مشہور ہیں۔ مگر پراچہ صاحب نے آسمانی مفاد کا سبق پڑھا ہوا تھا۔ اور وہ اس پر عامل بھی تھے۔

پراچہ صاحب نے دین کے لئے قربانیاں کرنے کے علاوہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے ہوئے بہت نوازا۔

محمد اقبال پراچہ صاحب نے طویل عمر پائی۔ ان کی غیرت دینی کے کئی واقعات ہیں۔ احمدیہ بیت الحمد نیو سول لائن میں ابھی ایک چھپر ہی ڈالا ہوا تھا۔ ہم وہاں نماز ادا کر کے بیٹھے ہوئے تھے کہ مخالفین کا ایک ریلا شمالی جانب سے حملہ آور ہونے کی نیت سے آگے بڑھ رہا تھا۔ کہ یہ شخص تن تنہا ان کے سامنے سینہ سپر ہو کر انہیں للکارنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے بارعب شخصیت عطا کی تھی۔ جب سوا چھ فٹ کے ابھرتے ہوئے قد کے جوان کو اس طرح گرجتے دیکھا۔ تو انہوں نے پسپا ہونے ہی میں عافیت جانی اور اس کے بعد مخالفین کو اس پر حملہ کرنے کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔

محترم شیخ اقبال صاحب پراچہ ہمیشہ اس ٹوہ میں رہتے کہ کب حضرت صاحب نے اس راہ سے گزرنا ہے۔ اور پھر ہمہ تن آرزو بن جاتے کہ کسی طرح شرف دست بوسی نصیب ہو جائے۔

اگست 1956ء کا واقعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مری سے ربوہ جا رہے تھے۔ کہ یہ سرفروش آپ کی سواری کی باگیں تھام لینے کے لئے راہ میں کھڑا تھا۔ اور وہ عالی نسب امام بھی بندہ پروری ذرہ نوازی اور دلداری میں یکتا تھا۔ پراچہ صاحب نے افراد قافلہ اور قافلہ سالار کے ساتھ مقامی جماعت کے کئی دوستوں کو بھی کینال ریسٹ ہاؤس میں ظہرانہ پیش کیا۔ اسی موقعہ پر حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے اس عاجز پر یہ احسان کیا کہ حضرت صاحب سے میرا مفصل تعارف کرایا۔ میرے ساتھ حضرت صاحب نے ایک معاملے میں تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ اور اس روز دوپہر کے وقت مجھ پر وہ بابرکت نظر پڑی جو صدیوں بعد کسی کو عطا ہوتی ہے۔ اور اس طرح میں مورد کرم بے حساب تھا۔

وہ کیا گفتگو تھی اور کیونکر مجھ پر نظر کرم پڑی۔ یہ داستان طویل بھی ہے اور الفضل کے کالم ابھی بوجہ اس کے متحمل بھی نہیں ہو سکتے۔ اتنا عرض کروں کہ جو کچھ مجھے عطا ہوا ہے اس میرے عالی مقام مربی و مرشد کی توجہ خاص کے طفیل اور صدقے اور جو میں حاصل نہیں کر سکا وہ میری شامت اعمال ہے۔

یہ بھی مجھ پر بالواسطہ ہی سہی مگر میرے بھائی اقبال صاحب کا بہت بڑا احسان ہے۔ اگر 22۔ اگست 1956ء کی دوپہر کو وہ حسن و احسان میں اپنے بے مثال باپ کا بے نظیر مثیل جس کا جلال اور جمال اس روز پورے جوبن پر تھا۔ اور جس کے روح پرور کلمات نے میری روح کے کونے کونے کو مہکا دیا تھا۔ پراچہ بھائی کی درخواست پر سرگودھا میں قیام نہ فرماتے۔ تو میں اس آسمانی انعام سے محروم ہی رہتا۔

اے جانے والے بھائی۔ اللہ تجھے اس کا بھی اپنی جناب پاک سے اجر دے۔

★......★......★......★

فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار
عزت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور باد بہار
(در ثمین)

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ صاحب

چین جاپان تعلقات

چین کے صدر جیانگ زیمن نے اپنے جاپان کے دورہ کے دوران جو کسی چینی سربراہ کا جاپان کا پہلا دورہ تھا جاپان کے اس رویہ پر شدید احتجاج کیا ہے کہ اس نے واضح طور پر چین کے خلاف 45-1937ء والی جنگ میں زیادتیوں اور مظالم پر معافی مانگنے کا اعلان کرنے سے احتراز کیا ہے۔

یاد رہے کہ جاپان نے 1937ء میں چین پر بلاجواز حملہ کیا تھا اور اس کے کچھ علاقے پر قبضہ کر لیا۔ یہ جنگ 1945ء تک جاری رہی۔ چین کا کہنا ہے کہ اس جنگ میں جاپان نے اس کے دو کروڑ باشندوں کا قتل عام کیا۔ 1937ء میں صرف نانجنگ کے قتل عام میں ایک لاکھ چالیس ہزار چینیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اور اس بات کا ثبوت اتحادیوں کے ان مقدمات سے ملتا ہے جو انہوں نے جاپانیوں کے جنگی مجرموں کے خلاف چلائے۔

اس جنگ کے دوران جاپانی فوجوں کی جارحیت کی وجہ سے چین اور جاپان دونوں ملکوں کے لوگوں کو بہت زیادہ تکالیف اٹھانی پڑیں۔

چین کے صدر نے کہا کہ جاپان کو تاریخ کو واضح طور پر دیکھنا چاہئے اور اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

چین کے صدر کا احتجاج اس وجہ سے تھا کہ چین جاپان سربراہ کانفرنس میں جاپان نے اس سلسلے میں اپنے ایک پرانے زبانی بیان کو دہرانا ہی کافی سمجھا جو کہ چین کے لئے ناقابل قبول تھا۔

جاپان کا چین کے اس مطالبے پر ضروری توجہ نہ دینا اس وجہ سے بھی سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے کہ ابھی پچھلے مہینے ہی جاپان کے وزیر اعظم نے جنوبی کوریا کے صدر کم دین جنگ کو ایک باقاعدہ تحریری معافی نامہ دیا جس میں کوریا جاپان جنگ کے دوران جاپان کی زیادتیوں اور جارحیت کے لئے معافی مانگی گئی تھی۔ لیکن چین کے سلسلے میں جاپان اس قسم کا تحریری معافی نامہ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بلکہ اس کی خواہش ہے کہ دونوں ملک اپنی پرانی تاریخ کو بھلا کر نئے سرے سے تعلقات کی تجدید کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت اگر جاپان کوریا کی طرح ایک تحریری معافی نامہ چین کو بھی دینے پر راضی ہو جاتا تو ان دونوں طاقتوں میں تعلقات بہتر ہو سکتے تھے۔ لیکن جاپان کا اس معاملے میں کوریا اور چین سے علیحدہ علیحدہ سلوک شائد چین اور جاپان کے تعلقات میں وہ گرم جوشی پیدا نہ کر سکے جس کی اس سربراہ کانفرنس کے نتیجہ میں امید کی جارہی تھی۔ اور یہ بات ایشیا کے لئے کوئی ایسی خوش آئند نہیں ہے اور شائد اس کے نتائج بھی کچھ ایسے اچھے نہ نکلیں۔

بہرحال جاپان کے تحریری معافی نامہ چین کو دینے سے گریز نے تاریخ کے اس افسوسناک دور کی یاد کو پھر تازہ کر دیا ہے۔ جاپان اور چین کے درمیان اس کے متعلق بیانات سے دونوں ملکوں کے آئندہ تعلقات گرم جوشی کی بجائے سرد مہری میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ جو کہ دونوں ملکوں کے لئے کوئی اچھی بات نہ ہوگی۔

★......★......★......★

بھارت کا افغانستان کے مسئلے سے کیا تعلق ہے

اکثر یہ سوال پوچھا جاتا ہے اور لوگ حیران ہوتے ہیں کہ بھارت باوجود افغانستان سے ملحق نہ ہونے کے کس طرح اسی مسئلے میں ایک فریق گردانا جا سکتا ہے۔ اسی طرح روس بھی اب افغانستان سے بہت پرے واقع ہے۔ اس لئے اسے بھی اس معاملے میں اپنی ٹانگ نہیں اڑانی چاہئے۔ لیکن یہ دونوں ملک ہر موقع کی تلاش میں رہتے ہیں جس سے ان کو اس جھگڑے میں ایک پارٹی تسلیم کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ روس اور بھارت اس تاک میں ہیں کہ ان کو داخان میں عمل دخل حاصل ہو جائے۔ داخان افغانستان کی ایک چالیس میل کی تنگ پٹی ہے جو افغانستان کو چین۔ تاجکستان اور جموں و کشمیر سے ملاتی ہے۔ یہ علاقہ ابھی تک احمد شاہ مسعود کے زیر کنٹرول ہے۔ ان دونوں طاقتوں کی کوشش یہ ہے کہ اگر ان کو اس پٹی پر قبضہ مل جائے تو انہیں ہندوستان اور وسطی ایشیا کی ریاستوں تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس قدرتی وسائل سے بھرپور علاقے کی دولت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوسری طرف بھارت چین کی مخالفت میں یہ پٹی حاصل کر کے یا اس کے حکمرانوں کی ہمدردی حاصل کر کے چین میں اپنی مداخلت سنکیانگ کے صوبہ میں بڑھا سکتا ہے اور اس کو چین سے علیحدہ کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ کیونکہ بتایا جاتا ہے کہ سنکیانگ میں بھی تیل کا ایک سمندر بہہ رہا ہے۔ لیکن جب تک آزاد کشمیر پاکستان کے پاس ہے بھارت کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا کیونکہ آزاد کشمیر میں واقع شاہراہ نیلم ہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے وسطی ایشیا کی ریاستوں تک بھارت کو رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔

بہرحال اس پٹی پر کنٹرول کے لئے کش مکش جاری ہے اور اس کا نام لئے بغیر روس۔ بھارت۔ امریکہ سب افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کا مطالبہ کر رہے ہیں جس سے ان کا اصل مطلب ان غیر پختون لوگوں کے ذریعہ اس اہم راستہ سے تجارت کی سہولیات حاصل کرنا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31875 میں Fetty Fathiyah زوجہ Mr.Munawar Ahmad پیشہ ڈاکٹری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر-/2000000 روپے۔ اور طلائی زیورات 30 گرام مالیتی-/750000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/2750000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/310000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs.Fetty Fathiyah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Mr.Munawar Ahmad انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Mr.Edi Pranoto انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31876 میں Ahmad Ali ولد Kafiyani پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت 1982ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-10-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ٹیلی ویژن سیٹ چودہ انچ (B.W) مالیتی-/75000 روپے۔ ایک سائیکل مالیتی-/75000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/256800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ahmad Ali انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ano Suparno انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Abdul Koyum انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31877 میں Dohikah زوجہ Rachman Rofei پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت 1962ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- ٹیلی ویژن سیٹ 20 انچ مالیتی-/600000 روپے۔ 2- واشنگ مشین مالیتی-/300000 روپے۔ 3- فریجریٹر مالیتی-/250000 روپے۔ 4- حق مہر 2 گرام سونا مالیتی-/72000 روپے۔ 5- Stove مالیتی-/150000 روپے۔ کل جائیداد-/1372000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Dohikah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ano Suparno انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Abdul Koyum انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31878 میں Ano Suparno ولد Mahmud پیشہ ریٹائر عمر 47 سال بیعت 1969ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ 500 مربع میٹر مالیتی-/50000000 روپے۔ اور سکوٹر موٹر سائیکل ماڈل 1984ء مالیتی-/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/320000 روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ano Suparno ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Abdul Koyum گواہ شد نمبر2 Ahmad Ali انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون

خدمت بھی عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مقبول احمد خالد صاحب دفتر محاسب ربوہ کے بڑے بھائی مکرم چوہدری منظور احمد ناصر صاحب انسپکٹر مال نارووال بعارضہ قلب جنرل ہسپتال لاہور کے CC یونٹ میں داخل ہیں طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

○ مکرم سعید احمد وفا کارکن الفضل کے بڑے بھائی مکرم چوہدری منظور احمد بھٹی صاحب کچھ دنوں سے بہت بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

○ مکرم محمد ارشد صاحب کاتب لکھتے ہیں۔ خاکسار کے دونوں جڑواں پوتے عزیزان انصر جاوید اور اکمل جاوید پسران مکرم محمد افضل جاوید ایڈووکیٹ لاہور شدید بیمار ہیں۔

احباب کرام سے ان سب کی مکمل اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید خالد محمود شاہ صاحب ابن محترم سید سردار حسین شاہ صاحب سابق افسر تعمیرات صدر انجمن احمدیہ دارالبرکات ربوہ' مورخہ 31 دسمبر 1998ء کو دل کے عارضے سے اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر 63 سال تھی موصوف مسلم کمرشل بینک کے اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے۔ ربوہ میں ایم سی بی کے منیجر رہے۔ اسلام آباد میں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد افضل خان صاحب ٹاؤن شپ لاہور مورخہ 98-12-25 بروز جمعتہ المبارک کو انتقال کر گئی ہیں مرحومہ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ شوگر بیمار تھیں۔ پیدائشی احمدی تھیں پابند صوم وصلوۃ اور تقویٰ شعار خاتون تھیں مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک اہم لیکچر

○ مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب آرتھوپیڈک سرجن آف امریکہ جو ہڈی جوڑوں کے ماہر ہیں مورخہ 99-1-9 کو فضل عمر ہسپتال میں تشریف لا رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کانفرنس روم میں لیکچر دیں گے تمام ڈاکٹر صاحبان کو دعوت ہے ان کے تجربات سے مستفید ہوں۔"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ بابت علمی نشست

احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ

○ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایسوسی ایشن کو مورخہ 13- نومبر اور 25- دسمبر 1998ء کو انصار اللہ مقامی کے ہال میں علمی نشستیں منعقد کرنے کا اعزاز حاصل ہوا دونوں اجلاسات کی مختصر کارروائی کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

13- نومبر 1998ء علمی نشست کی کارروائی صدر صاحب ایسوسی ایشن مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی صدارت میں 10 بجے شروع ہوئی۔ مکرم ہومیو ڈاکٹر لیاقت علی خاں صاحب نے "ہومیو پیتھی اور ایمرجنسی" پر ایک پر مغز مضمون پڑھا۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن نے جرمنی میں ہومیو پیتھک ادویات کے بارے میں اپنے مشاہدات بیان کئے جو کہ مورخہ 4- دسمبر 1998ء کو الفضل میں چھپ چکے ہیں' اس کے بعد اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اجلاس میں 29- مرد اور 11- خواتین ڈاکٹرز/ شائقین نے شرکت کی۔

25- دسمبر 1998ء یہ اجلاس انصار اللہ مقامی کے ہال میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت بھی مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب نے کی۔ مکرم پروفیسر مقبول احمد صاحب انچارج ہومیو ڈسپنسری بیت الصادق نے "علامات کی درجہ بندی بلحاظ اہمیت" کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔

مقالے کے بعد حاضرین میں اس کی نقول بھی تقسیم کی گئیں۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ادریس اسماعیل صاحب نے "ہومیو پیتھی اور سرجری" پر ایک مضمون پیش کیا جس میں سرجری کے عمل سے پہلے اور بعد میں استعمال ہونے والی ادویات پر روشنی ڈالی گئی موسم کی خرابی کے باوجود اجلاس میں قریباً 30 سے زائد ڈاکٹرز اور شائقین نے شرکت کی۔

آخر میں ایسے ہومیو پیتھ جو ابھی تک ممبر نہیں ہیں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے پتہ جات سے جنرل سیکرٹری کو مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں تاکہ ان کو ایسی علمی تقریبات کے بارے میں بروقت آگاہ کیا جاسکے۔ (جنرل سیکرٹری "احمرا"

معرفت ایف بی ڈسٹری بیوٹرز۔ طارق مارکیٹ ربوہ

فون نمبر 212352

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ملک مسعود احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ملک عبدالمالک صاحب)

مکرم ملک مسعود احمد صاحب ابن مکرم ملک عبدالمالک صاحب ساکن 2/20 دارالعلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بمقتضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی 53-13 امانت تحریک جدید ربوہ مبلغ 10100/ روپے جمع ہیں۔ یہ رقم ان کے ورثاء میں بمطابق حصص شرعی تقسیم کر دی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم ملک مسعود احمد صاحب (بیٹا)
2- مکرم ملک صادق الحسن صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
3- مکرم ملک منصور احمد صاحب (بیٹا)
4- محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
5- محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
6- محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیوہ)

مکرم ملک صادق الحسن صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

I- محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیوہ)
II- مکرم حبیب احمد صاحب (بیٹا)
III- مکرم ریاض احمد صاحب (بیٹا)
IV- مکرم سعید الحسن صاحب (بیٹا)
V- مکرم فیاض احمد صاحب (بیٹا)
VI- محترمہ زیب النساء صاحبہ (بیٹی)
VII- محترمہ قمر النساء صاحبہ (بیٹی)
VIII- محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
IX- محترمہ فوزیہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
X- محترمہ شکیلہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
XI- محترمہ ثمینہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء- ربوہ)

گمشدہ رقم

○ مبلغ تین ہزار روپے سے کچھ زائد رقم گول بازار سے جاتے ہوئے ریلوے پھاٹک سے ذرا آگے کہیں گر گئی ہے اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں جمع کروادیں۔

(صدر عمومی)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا- جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تاان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تاان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 7- جنوری- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ
8- جنوری- غروب آفتاب- افطار 5-22
9- جنوری- طلوع فجر انتہائے سحر 5-41
9- جنوری- طلوع آفتاب 7-07

عالمی خبریں

ثبوت مل گئے

اقوام متحدہ کے معائنہ کار انسپکٹر امریکی پٹھو نکلے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کو ٹھوس ثبوت مل گئے ہیں۔ یہ معائنہ انسپکٹر امریکہ کو عراق کی انتہائی حساس تنصیبات کی تفصیلات فراہم کرتے رہے۔ امریکہ نے معلومات حاصل کرنے کے لئے خفیہ نیٹ ورک قائم کیا۔ کوفی عنان نے معائنہ کاروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر کو اپنی رہائش گاہ پر طلب کر کے بیرونی رابطوں کے بارے میں استفسار کیا تو بٹلر نے رپورٹ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے عالمی ادارے کی ساکھ متاثر ہو سکتی ہے۔ کوفی عنان اعلیٰ سطحی کمیٹی کے ذریعے تحقیقات کروائیں گے۔

بھارت کا پاکستان سے مطالبہ

بھارت نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان ہمارے معاملات میں مداخلت نہ کرے۔ پاکستانی قومی اسمبلی کی عیسائیوں پر حملوں کے خلاف قرارداد مذمت شر انگیزی ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ قرارداد ایک ایسے ملک کے جمہوری ادارے نے منظور کی جہاں فرقہ وارانہ تشدد کی کارروائیاں معمول کا حصہ ہیں۔

امریکی عراقی جھڑپ

جنوبی عراق میں امریکہ اور عراق کے لڑاکا طیاروں میں ایک جھڑپ ہوئی۔ امریکی وزارت دفاع کے ایک سینیئر عہدیدار نے بتایا طیاروں نے ایک دوسرے پر میزائل برسائے ایک عراقی طیارے کو گرتا دیکھا گیا۔

یورو چھا گیا

متحدہ یورپ کی کرنسی یورو اپنے متعارف ہونے کے بعد دنیا بھر پر چھا گئی۔ ڈالر ہر جگہ مات کھا رہا ہے۔ ہر جگہ ڈالر کی قیمت کم ہو رہی ہے۔ پاکستان میں ڈالر ڈیڑھ سے اڑھائی روپے سستا ہو گیا ہے۔

سوڈان کا اسلامی قانون

سوڈان کی حکومت نے عورتوں کے بارے میں اسلامی قانون نافذ کر دیا ہے اس کے مطابق خواتین اسلامی طریقے سے سر ڈھانپ کر رکھیں اور اسلامی لباس پہنیں ملک کے اندر موجود اور باہر سے آنے والی ہر عورت کو اس کی پابندی کرنی ہوگی۔

کیوبا پر عائد پابندیاں

امریکہ نے کیوبا پر عائد اقتصادی پابندیاں نرم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چارٹرڈ طیاروں کی کیوبا تک پرواز اور غذائی اجناس اور ضروری اشیاء کی فروخت کی اجازت ہوگی۔

بھارتی حکومت کی بدنامی

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ عیسائیوں پر حملے حکومت کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔ ہندو عیسائی فسادات کے پیچھے ایسے شرپسند ہیں جو حکومت کو بے دخل کرنا چاہتے ہیں۔

کانگو- 500 قتل

کانگو میں باغیوں نے ایک گاؤں پر حملہ کر کے 500- افراد کو قتل کر دیا۔ پورے کے پورے خاندان ختم کر دیئے۔ مرنے والوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ ہزاروں افراد ہجرت کر کے محفوظ علاقوں کی طرف جا رہے ہیں۔ باغیوں کو روانڈا اور یوگنڈا کی حمایت حاصل ہے۔

امریکی مطالبہ مسترد

بھارت نے امریکی مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد نہیں بتا سکتے۔

امریکہ کی مخالفت

میری لینڈ امن معاہدے پر عمل درآمد کے بارے میں نئی شرائط پیش کرنے کی تجویز کی امریکہ نے مخالفت کر دی ہے اور کہا اسرائیل اور فلسطین دونوں کو معاہدے پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔

ملکی خبریں

امن و امان وزراء کے حوالے

وزیر اعلیٰ پنجاب نے امن و امان کے لئے کریش پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے صوبائی وزراء کو اضلاع کی سطح پر ذمہ داریاں سونپ کر ان کو متعلقہ اضلاع میں جانے کا حکم دے دیا ہے۔ جس علاقہ میں دہشت گردی ہوگی وہاں کے انتظامی افسر کو برطرف کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ تمام اضلاع میں پولیس اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کے مشترکہ گشت کا بھی حکم دے دیا گیا۔ رائے ونڈ اور مظفر گڑھ کی وارداتوں نے انتظامیہ کو ہلا کر رکھ دیا۔ ڈی آئی جی ڈیرہ غازی خان سے چارج لیکر ڈی آئی جی ملتان کو ڈی جی خان کا اضافی چارج دے دیا گیا۔

سول ملٹری رابطے

لاہور اور مظفر گڑھ کی وارداتوں کے تحقیقات کے لئے دو فوجی ٹیمیں مظفر گڑھ پہنچ گئی ہیں سول اور ملٹری انٹیلی جنس ایجنسیوں میں رابط قائم کر دیا گیا ہے۔ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی مشترکہ ہوگی۔

سندھ کے مفرور دہشت گرد

سندھ سے مفرور ہونے والے 191 دہشت گردوں کی فہرست صوبائی حکومتوں کے حوالے کر دی گئی۔ وفاقی حکومت نے ان دہشت گردوں کی تصاویر بھی بھجوا دی ہیں۔ یہ دہشت گرد قتل، اقدام قتل، ڈکیتی اور اغوا برائے تاوان کے واقعات میں ملوث ہیں۔

آئی ایم ایف کی نئی شرط

عالمی مالیاتی فنڈ، آئی ایم ایف نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ پرائیوٹ بجلی کمپنیوں سے معاہدہ اوپن کر کے اس کا باضابطہ نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے ورنہ قرضہ نہیں ملے گا۔ مالیاتی ادارے کو مطالبہ ماننے کی یقین دہانی کرا دی گئی۔ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے بجلی کے ان معاہدوں کی منظوری نہیں دی۔

اسمبلی بحال نہیں ہوگی

گورنر سندھ نے کہا ہے کہ اسمبلی بحال نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ فوجی عدالتیں ٹھیک کام کر رہی ہیں۔ حکومت چلانے میں کوئی دقت نہیں تاہم صوبے کی مالی حالت انتہائی کمزور ہے۔

مارشل لاء نظر آ رہا ہے

پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ مارشل لاء صاف نظر آ رہا ہے۔ میں ٹیبل کے نیچے اور مارشل لاء اوپر ہوگا۔

بھارت روس دفاعی معاہدہ

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت روس دفاعی معاہدے پر ہمیں گہری تشویش ہے اس سے خطے میں صورت حال خراب ہوگی۔ پاکستان اور چین کی دوستی مثالی ہے۔ چین نے ہر مشکل دور میں پاکستان کے بااعتماد دوست کا کردار ادا کیا۔ اسلام آباد میں چند روز قبل چینی خاتون کی ہلاکت پر افسوس ہے تحقیقات کر رہے ہیں۔ عالمی طاقتوں کو صورت حال کا نوٹس لینا چاہئے۔

بکتر بند گاڑی پر فائرنگ

کراچی میں پولیس کی بکتر بند گاڑی پر فائرنگ کی گئی۔ دہشت گرد اورنگی تھانے کی موبائل پر حملے کے بعد اسلام چوک میں جمع ہو گئے۔ پولیس پہنچی تو بکتر بند گاڑی پر فائرنگ کر دی۔ ایک دہشت گرد پکڑا گیا۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207
فون 213207

قابل فروخت
16 کنال کا ٹکڑا زمین ساہیوال روڈ پر برلب سڑک نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے قابل فروخت ہے۔ پختہ چاردیواری بنی ہوئی ہے رہائش کیلئے پختہ عارضی کوارٹر بنا ہوا ہے پانی کیلئے پیٹر انجن لگا ہوا ہے۔ پانی میٹھا ہے خواہشمند حضرات فون 213161 الفردوس کلاتھ اقصیٰ روڈ یا 211201 پر رابطہ کریں۔
کریم احمد ناصر

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر بھی دستیاب ہیں
رابطہ۔ انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

ماہ مبارک میں ہومیوپیتھک ادویات اور متعلقہ سامان تھوک نرخوں پر حاصل کریں
مثلاً پوٹینسی 30 /52، 200 /63 - مدرٹنکچر /96 ڈایا کارڈ /175
ایک ڈرام ٹیوب /45 روپے گرس، 2 ڈرام ٹیوب /52 روپے گرس گولیاں 14/25 فی پونڈ
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
فون: 212352
دوکان جمعہ والے دن 9 تا 12 بجے دوپہر
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

• وول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ صوفہ کلاتھ
• ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی
• شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے (پردہ کلاتھ سلائی مفت)
ماڈرن رضائیاں ہول سیل ڈیلر
اعلیٰ قسم کے کوٹ برقعے ریڈی میڈ 8/- کی بجائے 500 روپے میں۔
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
فون: دوکان: 434 رہائش: 211244
ریلوے روڈ ربوہ